

## غزہ کھنڈرات میں پڑا ہے - لیکن یہ اکیلا نہیں

غزہ کھنڈرات میں پڑا ہے - لیکن یہ اکیلا نہیں -  
اس کے ساتھ "دبارہ کبھی نہیں" کے باقیات،  
مغربی اقدار کا افسانہ،  
بین الاقوامی قانون کے ٹکڑے،  
اور دنیا کی نظروں میں اسرائیل کی ٹوٹی ہوئی تصویر پڑی ہے -

## غزہ کھنڈرات میں پڑا ہے

غزہ کی مادی تباہی ہمارے دور کی ایک نمایاں تصویر بن چکی ہے: پورے محلے مٹی میں مل گئے، ہسپتال قبرستانوں میں تبدیل ہو گئے، خاندان سول رجسٹری سے مٹا دیے گئے۔ اعداد و شمار سے آگے ایک گہری المیہ ہے۔ تسلسل، ثقافت، اور روزمرہ زندگی کا خاتمه۔ غزہ کے کھنڈرات صرف جنگ کا نتیجہ نہیں؛ یہ دہائیوں کی غیر انسانی سلوک اور ناکہ بندی کا نتیجہ ہیں، ایک سست رفتار تباہی جسے دنیا نے تھکلی ہوئی نظروں اور کمزور غم و غصے کے ساتھ دیکھا ہے۔

کھنڈرات نہ صرف بمباری کی بات کرتے ہیں بلکہ ترک کر دیے جانے کی بھی۔ ایک ایسی قوم کی جو مایوسی کی جغرافیہ میں پھنسی ہوئی ہے۔

## "دبارہ کبھی نہیں" کے باقیات

"دبارہ کبھی نہیں" کبھی ایک اخلاقی عہد تھا۔ نسل کشی کے بعد بنایا گیا ایک عالمی عہد۔ لیکن غزہ میں یہ الفاظ کھو کھلے گئے ہیں۔ ہولوکاست کا سبق انسانیت کو تمام زندگیوں کے دفاع کے لیے جوڑنا تھا، نہ کہ ایک قوم کے ذریعے اسے اپنی ملکیت بنانا یا دوسری قوم کے دکھ کو جواز بنانا۔

جب وہی دنپا جو بڑے سیما نے پر مظالم کو روکنے کا عہد کرتی ہے، جب یہ سب براہ راست اسکرینوں پر ہوتا ہے تو منہ موڑ لیتی ہے، دوبارہ کبھی نہیں ایک وعدے سے زیادہ ایک یادگار بن جاتا ہے۔ ایسی چیز جس پر یقین کرنے کے بجائے ماتم کیا جاتا ہے۔

## مغربی اقدار کا افسانہ

دہائیوں سے مغربی مالک نے خود کو جمہوریت، آزادی، اور انسانی حقوق کے محافظ کے طور پر پیش کیا۔ لیکن غزہ کے جواب نے ایک انتخابی اخلاقیات کو عیاں کر دیا: اتحادیوں کے لیے ایک معیار، باقی کے لیے دوسرا۔ وہ حکومتیں جو ”قوانين پر بنی نظام“ کی بات کرتی ہیں، انہوں نے ناکہ بندی اور بھوک کو حمایت دی؛ جو آزادی کے دفاع کا دعویٰ کرتے ہیں، انہوں نے احتجاج کو جرم قرار دیا اور اختلاف رائے کو خاموش کیا۔

غزہ کے کھنڈرات میں، مغربی اقدار کا افسانہ اپنے حساب کتاب سے دوچار ہوتا ہے۔ جو باقی رہتا ہے وہ نظریات نہیں بلکہ مفادات ہیں۔ جغرافیائی، سیاسی، معاشی، انتخابی۔ اخلاقی الفاظ باقی ہیں، لیکن ان کا معنی گل سڑچکا ہے۔

## بین الاقوامی قانون کے ٹکڑے

جب اسرائیلی سفیر نے جنرل اسمبلی میں اقوام متحده کے چارٹر کو اٹھا کر پھاڑ دیا، یہ صرف ایک اشارہ نہیں تھا۔ یہ ایسی نظام کی علامت تھی جو پہلے ہی بکھر رہی ہے۔ طاقت کو روکنے کے لیے بنایا گیا بین الاقوامی قانون کا غذک محدود ہو چکا ہے: جب سہولت ہو تو اس کا حوالہ دیا جاتا ہے، جب اہم ہو تو اسے پھاڑ دیا جاتا ہے۔

جنگی جرائم کو حقیقی وقت میں دستاویزی کیا جا رہا ہے، لیکن جو ابد ہی دور دراز مستقبل تک مؤخر کر دی جاتی ہے۔ انصاف کو برقرار رکھنے والے ادارے ویٹو اور دوہرے معیاروں سے مفلوج ہیں۔ جو ٹکڑوں میں پڑا ہے وہ صرف ایک چارٹر نہیں بلکہ عالمی نظام کی ساکھ بھی ہے۔

## دنیا کی نظروں میں اسرائیل کی ٹوٹی ہوئی تصویر

اسرائیل نے کبھی خود کو ایک محصور جمہوریت کے طور پر پیش کیا تھا۔ ایک ایسی قوم جو بقا کے لیے لڑ رہی ہے۔ لیکن جیسے جیسے غزہ کی تباہی کی تصاویر پھیلتی ہیں، یہ سیاسیہ ٹوٹ گیا ہے۔ دنیا بھر میں، بڑھتی ہوئی تعداد میں لوگ دفاع کے بجائے غلبہ، سیکیورٹی

کے بجائے استشنا دیکھتے ہیں۔

وہ اخلاقی سرمایہ جو ہائیوں تک اسرائیل کو ڈھال دیتا رہا، اس کے روایتی اتحادیوں میں بھی ختم ہو رہا ہے۔ استشنا کا افسانہ۔ کہ اسرائیل ان اصولوں سے بالاتر ہے جو وہ دوسروں سے مانگتا ہے۔ غزہ کے پتھروں پر ٹوٹ گیا ہے۔

## نتیجہ

جو کھنڈرات میں پڑا ہے، وہ صرف ایک شہر سے زیادہ ہے۔ یہ اخلاقی نظام کی عمارت ہے۔ یہ یقین کہ انسانیت سیکھتی ہے، کہ طاقت کو روکا جا سکتا ہے، کہ انصاف، قانون، اور اقدار جیسے الفاظ اب بھی وزن رکھتے ہیں۔

غزہ ہمارے دور کا آئینہ ہے۔ اس میں جھانکنا نہ صرف ایک قوم کی تباہی کو دیکھنا ہے بلکہ دنیا کے ضمیر کے زوال کو بھی دیکھنا ہے۔